Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۲۲۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۴۱-۷۶ | منگل ۷ ربیع الاول ۱۴۱۲ھ، ۱۷ تبوک ۱۳۷۰ہش، ۱۷ ستمبر ۱۹۹۱ء | نمبر ۲۰۸

نیت میں تقویٰ شامل نہ ہو تو سارے پھل کڑوے ہوں گے

"یہ انسانی فطرت ہے کہ وہ اپنی نیت کو چھپاتا ہے۔ جس طرح جڑ کو مٹی سے ڈھانپا جاتا ہے۔ اسی طرح انسان بھی اپنی نیتوں کو جو پہلے ہی اندر چھپی ہوئی مخفی ہیں مزید مٹی سے ڈھانپنے کی کوشش کرتا ہے اور اسی کے نتیجے میں دنیا کے تعلقات میں اکثر فتور واقع ہوتے ہیں ... اور نیت میں اگر تقویٰ شامل نہ رہے تو پھر جو بھی درخت اس سے پیدا ہو گا جو بھی نشو و نما پائے گا جو درخت بھی پھل دے گا وہ سارے پھل کڑوے اور گندے ہوں گے۔"

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"دعا بڑی چیز ہے! افسوس! لوگ نہیں سمجھتے کہ وہ کیا ہے۔ بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ہر دعا جس طرز اور حالت پر مانگی جاوے، ضرور قبول ہو جانی چاہیئے۔ اس لئے جب وہ کوئی دعا مانگتے ہیں اور پھر وہ اپنے دل میں جمائی ہوئی صورت کے مطابق اس کو پورا ہوتا نہیں دیکھتے، تو مایوس اور ناامید ہو کر اللہ تعالےٰ پر بدظن ہو جاتے ہیں؛ حالانکہ (صاحب ایمان) کی یہ شان ہونی چاہیئے کہ اگر بظاہر اسے اپنی دعا میں مراد حاصل نہ ہو، تب بھی ناامید نہ ہو۔ کیونکہ رحمتِ الٰہی نے اس دعا کو اس کے حق میں مفید نہیں قرار دیا۔ دیکھو بچہ اگر ایک آگ کے انگارے کو پکڑنا چاہے تو ماں دوڑ کر اس کو پکڑ لے گی۔ بلکہ اگر بچہ کی اس نادانی پر ایک تھپڑ بھی لگا دے، تو کوئی تعجب نہیں، اسی طرح مجھے تو ایک لذت اور سرور آجاتا ہے۔ جب میں اس فلسفہ دعا پر غور کرتا ہوں اور دیکھتا ہوں کہ وہ علیم و خبیر خدا جانتا ہے کہ کونسی دعا مفید ہے۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۴۳۴، ۴۳۵)

"صادق موت کا بھروسہ نہیں رکھتا اور خدا سے غافل نہیں ہوتا۔ ان کے کان ہو جاتا ہوں۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ جہاں اللہ کی یا اس کے رسول کی یا اس کی کتاب کی تحقیر اور ذلّت ہوتی ہے، وہاں سے بیزار اور ناراض ہو کر اٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔ وہ سن نہیں سکتے اور کوئی ایسی بات جو اللہ تعالیٰ کی رضا اور حکم کے خلاف ہو نہیں سنتے اور ایسی مجلسوں میں نہیں بیٹھتے۔ ایسا ہی فسق و فجور کی باتوں اور سماع کے ناپاک نظاروں اور آوازوں سے پرہیز کرتے ہیں۔ نامحرم کی آواز سن کر برے خیالات کا پیدا ہونا زناء الاذن ہے۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۴۳۷)

اعلانِ ولادت

محترمہ بیگم صاحبہ حضرت مولانا عبدالمالک خانصاحب رقم طراز ہیں:-

"میرے بھتیجے عزیزم مکرم عبدالباسط خانصاحب کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۱۵ ستمبر ۱۹۹۱ء کو کینیڈا میں پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نومولود کا نام "عدیل احمد" عطا فرمایا ہے۔ عزیز نومولود محترم عبدالشکور خانصاحب لاہور کا پوتا اور محترم علی حیدر صاحب آف مربی سلسلہ کا نواسہ ہے۔ احباب سے نومولود کی درازیٔ عمر اور خوش بختی کے لئے درخواستِ دعا ہے۔"

دوسروں کی خوشی کے لئے اپنے حق کی قربانی دے دو

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الثالث) اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے

"تم دعائیں کرو اور بہت دعائیں کرو۔ کہ تم خدا تعالیٰ کی ناراضگی کو مول لینے والے نہ بن جاؤ۔ خوفناک اس خوف سے کہ اللہ تعالیٰ کہیں ناراض نہ ہو جائے۔ حقوق کے دائرہ کے اندر اپنے اعمال کو رکھو یعنی اپنے حق سے زیادہ نہ مانگو اور نہ لو۔ کسی اور کی حق تلفی کرنے پر جرأت نہ کرو۔ تمہارے دلوں میں یہ خوف پیدا ہونا چاہیئے کہ اگر ایسا کیا تو پھر اللہ تعالیٰ ناراض ہو جائے گا اور ہم اس کی جنت کو نہیں پا سکیں گے اور طمعاً اس امید پر، اس طمع سے کہ اگر ہم شرائط کے ساتھ عمل کریں گے تو محسن ہونے کی صورت میں اس کی رحمت پائیں گے۔ دراصل محسن کے معنی ہیں تمام شرائط کے ساتھ حسنِ عمل کرنے والا، صرف عمل کرنے والا نہیں بلکہ شرائط سے ساتھ جو عمل ہو گا وہ حسنِ عمل بن جائے گا۔ غرض جو شخص دکھ کے مقابلہ میں دوسروں کے لئے سکھ کے سامان پیدا کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کا بڑا پیار حاصل کرتا ہے۔

بعض دفعہ لوگ کہہ دیتے ہیں کہ جی! لوگوں نے ہمیں بڑا دکھ پہنچایا ہے اس لئے اس کا بدلہ (اپنے بنائے ہوئے قانون کے مطابق) ہم لے لیں تو کیا کوئی حرج نہیں؟ میں ایسے لوگوں سے کہتا ہوں کہ دیکھو! قرآن کریم نے بدلہ لینے کے لئے بھی اصول وضع کئے ہیں اور اس کے لئے بھی احکام جاری کئے ہیں۔ قرآن کریم نے یہ نہیں کہا کہ تم اپنی مرضی سے جس قسم کا بدلہ لینا چاہو وہ لے لو۔ مثلاً قرآن کریم نے ایک بڑا حسین اصول یہ وضع کیا ہے کہ بدلہ لینے کا اصل مقصد اصلاح ہونی چاہیئے۔ اگر کسی کو معاف کرنے سے اصلاح ہوتی ہے تو بدلہ لینے کا تمہیں حکم ہی نہیں۔ نہ قانون شکنی کی تمہیں اجازت ہے۔ اس کی بڑی لمبی تفصیل ہے۔ میں اصولاً یہ بتا رہا ہوں کہ خود بدلہ لینے کے لئے قوانین وضع نہیں کرنے۔ قرآن کریم کہتا ہے کہ بدلہ اس رنگ میں نہ لو کہ حق سے تجاوز کر جاؤ۔ تم کسی سے اس رنگ میں بدلہ نہ لو کہ

باقی ص ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۷ تبوک ۱۳۷۰ ہش ۱۷ ستمبر ۱۹۹۱ء

اللہ تعالیٰ کا قرب سُکھ ہے

ایک چیز کا موجود ہونا اور اس کی موجودگی کا احساس ہونا۔ ان دونوں باتوں میں زندگی کے کئی شعبوں سے بھرپور پتہ چلتا ہے۔ ایک انسان تکلیف میں ہے لوگ اسے تکلیف میں دیکھ رہے ہیں اور اس سے ہمدردی کا اظہار بھی کر رہے ہیں لیکن وہ تکلیف محسوس ہی نہیں کرتا۔ وہ جس حال میں بھی ہے خوش ہے بلکہ بعض اوقات وہ سمجھتا ہے کہ وہ بات جسے لوگ تکلیف کہتے ہیں وہ تو اس کا انعام ہے۔ وہ تو اس کے لئے عین راحت ہے۔ وہ مسکراتا ہے اور ہنستا ہے۔ اور اگرچہ اس تکلیف کی دعا تو نہیں کرتا لیکن ہر وقت بازو کھولے رہتا ہے کہ جب چاہے آجائے وہ اسے بشاشت کے ساتھ برداشت کرے گا۔

ایک اور شخص ہے اسے ذرا سی تکلیف ہوتی ہے تو وہ چیختا چلاتا ہے لوگ اسے صبر کی تلقین کرتے ہیں اور اسے یہ بات جتاتے بھی ہیں کہ یہ تکلیف تو کوئی تکلیف نہیں یہ تو عام طور پر لوگوں کو برداشت کرنی ہی پڑتی ہے لیکن اس کا احساس اسے اس تکلیف کو بڑھا چڑھا کر دکھاتا ہے۔ اور اسے ہر وقت روتے رہنے پر مجبور کرتا ہے۔

یہ ہے فرق تکلیف اور تکلیف کے احساس میں۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ تکلیف کا ہونا یا نہ ہونا کوئی معنی نہیں رکھتا۔ اصل چیز احساس ہے۔ انسان تکلیف کو کس طرح محسوس کرتا ہے اور اپنے محسوسات کا کس طرح اظہار کرتا ہے۔ یہی کیفیت خوشی کی ہے۔ خوشی کی حقیقت بھی خوشی کے احساس سے معتبر ہوتی ہے اور اگر انسان اس بات کو سمجھ لے کہ اس کی خوشی کہاں مضمر ہے تو اسے خوشی ہی خوشی حاصل رہے گی۔ حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ ۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے۔ فرماتے ہیں:۔

”اعلیٰ درجے کی خوشی خدا میں ملتی ہے جس سے پرے کوئی خوشی نہیں۔ جنت پوشیدہ کو کہتے ہیں اور جنت کو جنت اس لئے کہتے ہیں کہ وہ نعمتوں سے ڈھکی ہوئی ہے۔ اصل جنت خدا ہے جس کی طرف تردد منسوب نہیں ہوتا ہے اس لئے بہت اعظم ترین انعامات ہی میں رکھا ہے۔ انسان انسان کی حیثیت سے کسی نہ کسی دکھ اور تردد میں ہوتا ہے مگر جس قدر قرب الٰہی حاصل کرتا جاتا ہے اور (اللہ تعالیٰ کی صفات کے رنگ میں رنگین ہو جاؤ) سے رنگین ہوتا جاتا ہے اسی قدر اصل سکھ اور آرام پاتا ہے۔“

پس دکھ سے دور اور سکھ کے قریب آنے کے لئے لازمی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کیا جائے اور اس قرب کا احساس دل میں پیدا کیا جائے۔

عہدہ مرا چھوٹا ہے مگر کام بڑا ہے
سوچوں تو مرا وقت کڑے سے بھی کڑا ہے
جھک جھک کے ہر اک شخص کو دیتا ہوں سلامی
ہر شخص کو لگتا ہے، مرے سر پہ کھڑا ہے

ـــــــ ابوالاقبال

حمد سے لبریز

تیری رحمت برستی رہی۔ زندگانی گذرتی رہی!!
غم کی رات آئی کوئی اگر صبحِ نو میں ہی ڈھلتی رہی

کچھ اُجالے مرے ساتھ تھے عمر بھر ساتھ چلتے رہے
روشنی میری راہوں میں تھی روشنی میں ہی چلتی رہی

دن اُجالوں میں ڈھلتے گئے غم کی راتیں نکھرتی گئیں
اُلفتوں کے خزانے ملے اور میں جھولی میں بھرتی رہی

دُکھ کے ہر اِک سمندر میں ہی تیری رحمت نے پکڑا ہے ہاتھ
گو بھنور آئے صدہا مگر میری کشتی سنبھلتی رہی

زندگی بھر یہ کوشش رہی ٹوٹنے پائے نہ کوئی دل
نیکیاں ہاتھ گو آئیں کم۔ پر طبیعت مچلتی رہی

جب بھی کوئی قدغن لگی کوئی الزام تھوپا گیا
رُوپ اپنا اُجاگر ہُوا زندگانی سنورتی رہی

چوٹیوں پر تھی میری نظر سوچتی تھی کہ چڑھ جاؤں گی
زندگی ایک ڈھلوان تھی جس پہ بس میں پھسلتی رہی

کتنے طوفان اُٹھّے مگر ڈوب جانا گوارا نہ تھا
ہر لہر اِک کنارا بنی ہر لہر میں اُبھرتی رہی

ہر تذلّل میں تھا اِک مقام جب کبھی کوئی ٹھوکر لگی
تیری آغوش میں ہی گری اور ہر روز گرتی رہی

فیضِ خلقت نے حاصل کیا یہ مرے رب تھی تیری عطا
نُور کی اِک مشعل تھی جو میرے ہاتھوں میں جلتی رہی

ہاتھ عظمت دُعا کو اُٹھے تو تری رحمتوں کی ردا
میرے ہاتھوں میں آتی رہی اور میں کس کے پکڑتی رہی

ڈاکٹر فہمیدہ منیر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات سیدنا حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ آپ سے ہمیشہ راضی رہے)

علمی مسائل

فرماتا ہے۔

کیا انہوں نے کبھی غور نہیں کیا کہ زمین میں ہم نے کس طرح قسم قسم کی اعلیٰ ترکاریاں اور پھل وغیرہ پیدا کئے ہیں۔ اگر وہ اس پر غور کرتے تو ان کو معلوم ہو جاتا کہ دین کے معاملے میں بھی خدا ایسا ہی کرے گا۔ اور اعلیٰ روحانی نعمتیں بھیجے گا۔ جو روح کی غذا بنیں گی۔ اور اعلیٰ قسم کے انسان پیدا کرے گا جو ایک دوسرے کے ہمدرد اور خیر خواہ ہوں گے۔ اور گو یہ لوگ ابھی خدا تعالیٰ کی آواز پر لبیک نہیں کہہ رہے۔ مگر تیرا رب بڑا غالب اور رحم کرنے والا ہے۔ وہ ضرور ایسی تدبیر کرے گا جس سے دنیا پر اس کی بادشاہت قائم ہو جائے گی۔ اور اس کے رحم کا لمبا سلسلہ انسانوں کے لئے جاری ہو جائے گا۔

اللہ تعالیٰ نے اس امر کی طرف بھی اشارہ فرمایا ہے کہ تمام نباتات نر و مادہ کی حیثیت رکھتی ہیں یعنی ان میں کچھ نر پودے ہوتے ہیں اور کچھ مادہ اور جب وہ دونوں آپس میں ملتے ہیں تب فصل پیدا ہوتی ہے۔ اسی لئے ماہرین زراعت کہا کرتے ہیں کہ باغوں میں شہد کی مکھیاں رکھنی چاہئیں۔ کیونکہ وہ نر درخت پر بیٹھ کر اس سے نر کا نطفہ لیتی ہیں اور مادہ درخت پر جا کر رکھ دیتی ہیں۔ جس کی وجہ سے اسے خوب پھل آتا ہے۔ عرب لوگ کھجور کے متعلق اس حقیقت کو جانتے تھے۔ اور وہ نر اور مادہ درختوں کو آپس میں ملایا کرتے تھے۔ مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو اسکا علم نہیں تھا۔ ایک دفعہ آپ نے دیکھا کہ کچھ لوگ کھجور کے نر درختوں کو مادہ کھجوروں سے ملا رہے ہیں آپ نے فرمایا، کیا کرتے ہو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم) ہم تو نر کو مادہ پر ڈالتے ہیں تا کہ فصل اچھی ہو۔ آپ نے فرمایا اسکا کیا فائدہ جو پھل پیدا ہونا ہے وہ تو ہونا ہی ہے انہوں نے یہ سن کر چھوڑ دیا مگر نتیجہ یہ ہوا کہ انکی فصل ماری گئی۔ وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم) ہماری تو فصل اچھی نہیں ہوئی آپ نے فرمایا کیوں انہوں نے کہا کہ آپ نے جو فرمایا تھا کہ نر کا مادہ مادینہ کھجور پر نہ ڈالو۔ آپ نے فرمایا میں تو تمہاری طرح کا ایک انسان ہوں یہ علم تو تم جانتے ہو۔ مجھے معلوم نہیں اس لئے تم وہی کچھ کرو جسے علمی لحاظ سے تم صحیح سمجھتے ہو۔

(مسلم جلد ۲ کتاب الفضائل)

غرض رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو اس بارہ میں ذاتی طور پر کوئی علم نہیں تھا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ تمام نباتات آپس میں جوڑا جوڑا ہیں بلکہ سورۃ ذاریات میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے نر و مادہ صرف انسانوں میں ہی نہیں بلکہ ہر چیز میں ہے جمادات میں بھی ہے نباتات میں بھی ہے حیوانات میں بھی ہے۔ اور اب تو بعض سائنس دان اس تحقیق میں اتنے بڑھ گئے ہیں کہ وہ دھاتوں میں بھی نر و مادہ کے قائل ہو گئے ہیں ایک سائنس دان کی کتاب میں میں نے پڑھا کہ ٹین بھی دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک ٹین نر ہوتا ہے اور ایک مادہ ہوتا ہے۔ اور وہ بھی ایک دوسرے کے اثر کو قبول کر کے ایک نئی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔ مگر خدا تعالیٰ اس سے بھی اوپر جاتا ہے اور فرماتا ہے کہ ہم نے ہر چیز کا جوڑا بنایا ہے اور چیز کے لفظ میں نباتات بھی آ جاتی ہے۔ حیوانات بھی آ جاتے ہیں جمادات بھی آ جاتے ہیں بلکہ اس سے بڑھ کر ذرات عالم اور مجموعۂ ذرات عالم بھی آ جاتے ہیں۔ اور جب خدا تعالیٰ نے یہ کہا کہ ہم نے ہر چیز کو جوڑا بنایا ہے تو اس کے معنی یہ ہوئے کہ خدا تعالیٰ کے سوا باقی ہر چیز کا جوڑا ہے۔ اور کوئی چیز اپنے جوڑے کے بغیر صحیح نتیجہ پیدا نہیں کر سکتی۔ جس طرح مادی دنیا میں اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کا جوڑا بنایا ہے اسی طرح روحانی دنیا میں انسانی روح خدا تعالیٰ کے فضل اور اسکی رحمت کا جوڑا ہے۔ اور جب تک الٰہی فضل انسانی روح سے آ کر نہ ملے اس وقت تک روحانی نسل کا سلسلہ قائم نہیں ہو سکتا۔ مجھے یاد ہے میں ابھی بچہ ہی تھا کہ میں نے ایک دفعہ رویاء میں دیکھا کہ میں امرتسر میں ہوں۔ وہاں ملکہ کا ایک بت تھا۔ جو سنگ مرمر کا بنایا تھا۔ اور اس کے ارد گرد ایک چبوترہ تھا اور وہ بھی سنگ مرمر کا بنا ہوا تھا اور چبوترے پر چڑھنے کے لئے سنگ مرمر کی سیڑھیاں بنی ہوئی تھیں۔ میں نے رویاء میں دیکھا کہ ان سیڑھیوں پر تین چار سال کا ایک بچہ کھڑا ہے۔ جو نہایت حسین اور صاف ستھرے کپڑوں میں ملبوس ہے اور آسمان کی طرف دیکھ رہا ہے۔ رویاء میں میں سمجھتا ہوں کہ یہ مسیح علیہ السلام ہیں تھوڑی دیر کے بعد آسمان پھٹا اور اس میں سے ایک چیز زمین کی طرف اڑتی ہوئی نظر آئی۔ وہ خوبصورت رنگوں والے لباس میں لپٹی ہوئی تھی۔ اور اسکے پر تھے۔ جن سے وہ اڑتی ہوئی آ رہی تھی۔ میں رویاء میں سمجھتا ہوں کہ یہ حضرت مریم علیہا السلام ہیں۔ نیچے آ کے جیسے مرغی اپنے پر پھیلا کر بچوں کو اپنے پروں کے نیچے لے لیتی ہے اسی طرح اس نے بچے پر اپنے پَر رکھ دیئے اور جب اس نے ایسا کیا تو میری زبان پر یہ الفاظ جاری ہوئے LOVE CREATES LOVE یعنی محبت، محبت پیدا کرتی ہے جب میری آنکھ کھلی تو میں نے سمجھا کہ مریم جو رویاء میں بطور ماں دکھائی گئی ہے اس سے مراد خدا تعالیٰ کی محبت ہے اور بچہ جو مسیح کی شکل میں دکھایا گیا وہ روح کی خدا تعالیٰ کی طرف انابت اور جھکنے کا تمثل تھا۔ جب انسانی روح خدا کی طرف جھکتی ہے تو اسکے نتیجے میں ایک روحانی وجود پیدا ہوتا ہے۔ جو خدا تعالیٰ کو ایسا ہی پیارا ہوتا ہے جیسے ماں کو اسکا بچہ چونکہ خدا تعالیٰ جسم کے ساتھ پیار نہیں کیا کرتا۔ وہ وجود جسکے ساتھ خدا تعالیٰ پیار کرتا ہے وہ خدا تعالیٰ کی رحمت کے ساتھ مل کر پیدا ہوتا ہے اور اس کے لئے خدا بمنزلہ ماں بن جاتا ہے۔

شہد کی مکھیوں کو دیکھو وہ شہد بناتی ہیں اور بناتی چلی جاتی ہیں۔ لیکن انسان انہیں کھانے نہیں دیتا۔ وہ ان کے نیچے دھواں رکھ کر گرم پانی پھینک کر یا کوئی اور ذریعہ اختیار کر کے ان کا چھ ماہ کا بنایا ہوا شہد اٹھا کر لے جاتا ہے۔ وہ مکھیاں دو منٹ کا بھی انتظار نہیں کرتیں وہ اس جگہ کو چھوڑ دینے کے معاً بعد دوسری جگہ تلاش کر لیتی ہیں۔ اور دوبارہ شہد بنانا شروع کر دیتی ہیں۔ ایک گھنٹے کے بعد اگر انہیں آ کر دیکھو تو وہ قریب ہی کسی دوسری جگہ شہد بنانے میں مشغول ہوں گی۔ بعض دفعہ ان سے سالہا سال تک ایسا کیا جاتا ہے مثلاً پالتو مکھیاں ہوتی ہیں وہ جب بھی شہد بنا لیتی ہیں شہد اٹھا لیا جاتا ہے۔ اور انہیں اپنا بنایا ہوا شہد کھانے کا موقعہ نہیں ملتا وہ شہد بناتی ہیں اور لوگ شہد لے جاتے ہیں اگر ایک مکھی شہد بناتی ہے اسلئے کہ لوگ لے جائیں اور اس سے بیماریاں دور ہوں جیسے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اس میں لوگوں کے لئے شفاء ہے یا پھر ایک مکھی شہد بناتی ہے اور بناتی چلی جاتی ہے اور لوگ اس کے پاس شہد نہیں رہنے دیتے وہ ہمیشہ اٹھا لے جاتے ہیں۔ اور وہ مکھی پھر بھی شہد بنانا نہیں چھوڑتی تو کیا انسان ہی ایسا ضعیف ہے کہ وہ اسطرح مایوس ہو جائے۔ جو شخص اپنی کوشش میں ناکام ہو جانے کے بعد ہمت چھوڑ بیٹھتا ہے وہ آدمی نہیں بلکہ وہ مکھیوں سے بھی بدتر ہے۔

دنیا کی فتح کوئی معمولی چیز نہیں اس کے لئے بڑی بھاری قربانیوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ خود رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسا ہی کیا۔ چنانچہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ مکہ میں رہنا ناقابل برداشت ہو گیا ہے تو آپؐ نے صحابہؓ کو جمع کیا اور فرمایا۔ تم کسی اور جگہ چلے جاؤ جہاں دین کے بارہ میں ظلم نہ ہو اور تم امن سے خدا تعالیٰ کا نام لے سکو۔ صحابہؓ نے آپؐ سے پوچھا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ کون سی جگہ ہے آپ نے حبشہ کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا وہاں عیسائیوں کی حکومت ہے اگر تم وہاں چلے جاؤ تو تم پر دین کے بارہ میں کوئی سختی نہیں ہو گی۔ پس صاحب ایمان کا فرض ہے کہ جہاں وہ خدا کے لئے اپنے وطنوں کو خیرباد کہنے کے لئے ہمیشہ تیار رہا کریں۔ وہاں باہر جا کر روحانی نو آبادی قائم کرنے کے اشتیاق کا بھی پورا پورا مظاہرہ کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ——— نون سین

انگلستان میں لوٹ مار

گذشتہ دنوں انگلستان کے تین شہروں میں کارڈف، آکسفورڈ اور برمنگھم میں بڑے پیمانے پر لوٹ مار جاری رہی ہے۔ اور نوجوانوں کے تشدد آمیز رویے کے نتیجہ میں بعض پولیس کے اہلکاروں کو بھی ضربیں آئیں۔ ان علاقوں میں نوجوانوں کی اس ہلڑ بازی کیوجہ سے لوگوں کی نیندیں حرام ہو گئیں اور وہ ہر لمحہ اس خطرے میں سے گذرتے رہے کہ ابھی ان پر کسی نہ کسی طرف سے حملہ ہو گا۔ اگرچہ پولیس نے انتہائی کوشش کر کے تشدد آمیز حملوں کو روکنے کی طرف توجہ دی لیکن یہ لوگ ایشیائی دوکانوں کو خاص طور پر لوٹتے رہے ہے۔ لندن میں بھی یہ ہلڑ بازی تھی۔ جس کے نتیجے میں پولیس کی تین خواتین کو زخمی کر دیا گیا۔ کل زخمی ہونیوالے تو پانچ تھے۔ ان میں سے تین پولیس کی اہلکار تھیں۔ ان ہلڑ بازی کے واقعات کے پیش نظر پولیس نے مطالبہ کیا ہے کہ پارلیمنٹ کے اگلے سیشن میں ایک قانون کا مسودہ پیش کیا جائے جس میں ہلڑ بازی کرنے والوں کو زیادہ آسانی سے گرفتار کیا جا سکے۔

ہوم آفس کے ایک وزیر نے تحقیقات کے احکام جاری کر دیئے ہیں۔ کارڈف میں دو دکانداروں کی آپس میں گفتگو ہوئی جن میں سے ایک پاکستانی تھا۔ اور اس گفتگو کے نتیجے میں جھگڑے شروع ہو گئے پولیس نے پاکستانی کی دکان کا پہرہ دیا۔ لیکن ہلڑ بازی کرنیوالوں نے خاصا نقصان پہنچایا پیٹرول بم پھینکے اور بوتلیں بھی چلائیں۔ اس موقعہ پر گیارہ افراد کو حراست میں لیا گیا۔ برمنگھم میں ایک علاقے میں بجلی بند ہو گئی تو نوجوانوں نے دوکانوں پر حملے کر دیئے خاص طور پر ان دوکانوں پر حملے کئے گئے۔ جو ایشیائی لوگوں کی ملکیت تھیں اور ان کے تمام کے تمام اثاثے اٹھا کر لے گئے سب سے زیادہ ہلڑ بازی برمنگھم میں ہوئی۔ آکسفورڈ میں بھی ایک مکان کا پولیس نے محاصرہ کر لیا کیونکہ وہاں نوجوان بار بار حملے کر رہے تھے ایک وزیر نے ان سارے واقعات کے متعلق کہا ہے کہ یہ بے سوچے سمجھے چوریاں کی گئی ہیں یعنی ایسے حالات میں جب کہ ہلڑ بازی کا موڈ تھا اور نوجوانوں نے اس بات کی پرواہ نہیں کی کہ آپس کی لڑائی میں چوریوں کا دخل نہیں ہونا چاہیئے جذبات دونوں طرف بھڑکے ہوئے تھے۔ اور ان جذبات کو ٹھنڈا کرنے کے لئے نوجوانوں نے لوٹ مار کی۔

اعضاء کی فروخت

جو لوگ اپنے جسم کا کوئی حصہ فروخت کرتے ہیں ان کے متعلق یہی کہا جا سکتا ہے کہ وہ حد سے زیادہ غریب ہیں اور اپنی زندگی کو قائم رکھنے کے لئے اپنے جسم کا کوئی حصہ فروخت کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں وہ اپنا گردہ بیچ سکتے ہیں وہ کورنیا (آنکھ کا حصہ) بیچ سکتے ہیں وہ اپنی جلد کا کوئی حصہ بیچ سکتے ہیں اور اسی طرح کوئی اور عضو بھی۔ جب اس پر غور کیا جاتا ہے تو لوگ کہتے ہیں کہ یہ تو ضرورت اور فراہمی۔ ڈیمانڈ اور سپلائی کا ایک حصہ ہے۔ جتنے لوگوں کو اس وقت انسانی اعضاء کی ضرورت ہے۔ وہ ان لوگوں کی تعداد سے بہت زیادہ ہیں جو اپنے جسم کا کوئی حصہ فروخت کر سکتے ہیں۔

ہندوستان میں ایک زندہ شخص کے گردے کی قیمت پندرہ سو ڈالر ہے۔ آنکھ کے کورنیا کی قیمت چار ہزار ڈالر اور اگر جسم کی جلد کا کوئی حصہ لینا ہو تو اس کے بیس ڈالر دینے پڑتے ہیں وہاں دو مقامات ایسے ہیں جہاں پر یہ تجارت خوب پھل پھول رہی ہے ایک تو بمبئی ہے۔ جہاں پر نجی کلینک ہندوستانیوں کو اور غیر ہندوستانیوں کو یہ اجزاء فراہم کرتے ہیں۔ خاص طور پر امیر عربوں کو اور مدراس جہاں پر زیادہ تر ملیشیا، سنگاپور اور تھائی لینڈ کے خریدار آتے ہیں ایک پاکستانی کے متعلق کہا جاتا ہے کہ اس نے اپنا ایک گردہ دو ہزار ڈالر میں بیچا اور جب اس سے پوچھا گیا کہ اس نے ایسا کیوں کیا تو اس نے کہا کہ میں کسی حد تک مقروض بھی تھا اور پھر میری دو بیٹیوں کی شادی ہونے والی تھی۔ ان تمام اخراجات کو پورا کرنے کے لئے میں نے اپنا ایک گردہ بیچ دیا۔ ہندوستان افریقہ لاطینی امریکہ اور مشرقی یورپ میں بعض اوقات نوجوان اشتہار کے ذریعے اپنے اعضاء پیش کرتے ہیں۔ ایسا بھی ہوتا ہے کہ کالج کے طلباء اپنی فیسیں اور دیگر اخراجات کی رقم مہیا کرنے کے لئے اپنے اعضاء کی فروخت کا اشتہار دے دیتے ہیں۔ بعض جگہوں پر بعض لوگ یہ طریق بھی اختیار کرتے ہیں کہ سرکلر لیٹر کے ذریعے ڈاکٹروں کو آگاہ کرتے ہیں کہ فلاں فلاں شخص فلاں فلاں عضو دینے کے لئے تیار ہے برطانیہ میں ایک عجیب واقعہ کا ذکر کیا جاتا ہے۔ کہتے ہیں کہ ترکی کے ایک شخص سے کہا گیا کہ اسے برطانیہ میں نوکری مل سکتی ہے۔ چنانچہ اسے برطانیہ لے گئے۔ وہاں اسے دھوکے سے ایک ہسپتال میں لے جایا گیا جہاں اسے بے ہوش کر کے اس کا ایک گردہ حاصل کر لیا گیا۔ اس واقعہ کے بعد برطانیہ کی حکومت نے یہ فیصلہ کیا کہ ہمارے ملک میں اعضاء کی خرید و فروخت نہیں ہو گی۔ جرمنی میں بھی ایک ایسا ہی قانون منظور کیا جا رہا ہے۔

جاپانی چاول

گذشتہ دنوں جاپان میں امریکی سفارت خانے کے کسی رکن نے صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے یہ کہہ دیا کہ عنقریب جاپان میں چاول کی درآمد کے لئے مراکز کھلنے والے ہیں۔ یہ ایسی بات ہے جو جاپان کی سرکاری پالیسی سے موافقت نہیں رکھتی۔ کیونکہ جاپان کی حکومت نے ہمیشہ یہ کہا ہے کہ ہمیں سالانہ دس ملین ٹن چاول کی ضرورت ہے اور یہ ساری کی ساری مقدار ہم اپنے ملک میں پیدا کر رہے ہیں اور کسی شخص کو یا کسی ادارے کو کمرشل بنیاد پر چاول درآمد کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ چنانچہ وزیر زراعت جاپان مسٹر موتوجی کونڈو نے امریکہ کے سفارت خانے کے نمائندے کی بات کی کھل کر تردید کی۔ اگرچہ جاپانی حکومت اپنے کسانوں کو امدادی رقوم تو دیتی ہے۔ لیکن وہ یہ برداشت نہیں کرتی کہ باہر سے چاول منگوانے کی بات کی جائے۔ جس نمائندے نے امریکی سفارت خانے کی طرف سے بات کی تھی اس کا نام جیمز پارکر ہے اور وہ زراعتی معاملات کے وزیر کے مشیر ہیں۔ اور ٹوکیو میں امریکی سفارتخانے میں متعین ہیں۔ جاپان کے اقتصادی امور کے ڈائریکٹر جن کا تعلق زراعت سے ہے نے کہا کہ ہم مسٹر پارکر سے پوچھنا چاہیں گے کہ ان کے بیان کی بنیاد کیا ہے کیونکہ میں یہ تصور بھی نہیں کر سکتا کہ ہماری حکومت کے کسی اہلکار نے یہ بات انہیں سمجھائی ہو۔ آخر باہر سے چاول درآمد کرنا ہماری سرکاری پالیسی کے خلاف ہے۔ لیکن اپنے بیان کا دفاع کرتے ہوئے امریکی سفارت خانے کے نمائندے نے یوروگوائے کی کسی میٹنگ کا حوالہ دیا جہاں پر جاپانی گفت و شنید سے یہ بات منترشح ہوتی تھی۔ کہ عنقریب باہر سے چاول خریدیں گے تاکہ وہ اپنی ضرورت پوری کر سکیں۔

کیوبا کی مشکلات

چین نے تو صاف طور پر کہہ دیا ہے کہ سوویت یونین میں چاہے کیسے ہی انقلابات کیوں نہ آئیں وہ اپنے سوشلزم کے نظریے پر قائم رہے گا۔ اب کیوبا کے متعلق بھی یہی خیال ہے کہ حالات چاہے کیسے ہی کیوں نہ ہوں اور وہ کتنی ہی مشکلات میں سے کیوں نہ گزرے وہ اپنے نظریات بدلنے کے لئے تیار نہیں ہو گا۔ سوویت یونین کے بورس یلسن نے کہا ہے کہ کیوبا سے سوویت فوجوں کو تدریجی طور پر نکال لینا چاہیئے۔ جب کہ میخائل گورباچوف نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ کیوبا کے ساتھ ہمارے تعلقات تبدیل ہو رہے ہیں۔ چونکہ سوویت یونین سے ملنے والی امداد کم ہو گئی ہے اور اسی طرح کمیونسٹ ممالک سے بھی اب اتنی امداد نہیں ملتی جتنی پہلے ملتی تھی۔ کیوبا کے معاشی اور اقتصادی حالات خراب سے خراب تر ہو رہے ہیں ویسے بھی ۱۹۵۹ء میں جب فیڈل کاسترو برسراقتدار آئے تھے تو امریکہ نے ہر قسم کی اقتصادی پابندیاں عائد کر دی تھیں یہ علاقہ فلوریڈا سے ۱۴۵ کلو میٹر جنوب کی طرف ہے سی۔ آئی اے نے اندازہ لگایا ہے کہ سوویت یونین کی طرف سے کیوبا کو ملنے والی امداد ۱۶ء۱ رقم ملین ڈالر ۱۹۸۹ء سے کم ہو کر ۱۹۹۰ء میں ۵ء۳ ملین ڈالر تھی اور تجزیہ نگار کہتے ہیں کہ یہ امداد اور بھی کم ہو جائے گی۔ یہ موجودہ انقلاب کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ یہ سب کچھ انقلاب سے پہلے بھی ہو رہا تھا اور اب جب کہ وہاں پر انقلاب

باقی صفحہ ۵ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبدالباسط شاہد

محترم شیخ نصیر الدین صاحب

اخبار الفضل سے اپنے محترم بھائی شیخ نصیر الدین احمد کی افسوسناک وفات کا علم ہوا۔ آپ ۷۰ء کے دہاکے کے شروع میں زمبیا میں مشن کے قیام کے سلسلہ میں وہاں جاتے ہوئے تنزانیہ بھی ٹھہرے جہاں ان دنوں ہمارے بزرگ مولانا محمد منور صاحب مربی انچارج تھے۔ مکرم شیخ صاحب اور مولانا صاحب جامعہ کے زمانہ کے ہم جماعت تھے اور دونوں میں خوب بے تکلفی تھی۔ جسکی وجہ سے ادبی لطیفوں، چٹکلوں اور علمی باتوں کی بہت بارونق، پر لطف مجلسیں ہوتیں۔ قادیان کے زمانہ کی پر لطف یادوں کو تازہ کیا جاتا۔ مولانا محمد منور صاحب کا وہاں سے تبادلہ ہو گیا تو کچھ عرصہ ہم دونوں کو اکٹھا رہنے کا موقعہ ملا اور ان کی بعض غیر معمولی خوبیوں کا علم ہوا۔

تحصیل علم کا بہت شوق تھا۔ یہی وجہ ہے کہ عام سنداوی علوم کی تحصیل کے بعد جامعہ احمدیہ میں دینی علوم حاصل کئے اس کے بعد متعدد تعلیمی ڈگریاں اور ڈپلومے حاصل کئے مگر طبیعت میں انکساری و عاجزی تھی اور اسوجہ سے کسی کو یہ پتہ بھی نہ چلتا تھا کہ آپ اتنی غیر معمولی علمی قابلیت کے انسان ہیں۔

آپ کی طبیعت میں ظرافت و خوش طبعی کا عنصر بہت نمایاں تھا۔ جب بھی کوئی فرصت میسر آتی اپنے اشعار اور لطائف سنا کر مجلس کو زعفران زار بنا دیا کرتے۔

گفتگو کا سلیقہ بھی ایسا تھا کہ مخاطب کو ان کی بات سننے اس میں دلچسپی لینے اور بالعموم مان لینے کے سوا کوئی چارہ نہ رہتا تھا۔ اسکی نمایاں مثال زمبیا میں مشن کا قیام ہے وہاں کے حالات اس قسم کے تھے کہ اپنے اور پرائے سبھی اس کام کو قریباً ناممکن خیال کرتے تھے مگر آپ نے متعلقہ افسران سے اس رنگ میں بات چیت کی کہ وہ بالآخر انکی بات کو مان کر مشن کے قیام کی اجازت دینے پر آمادہ ہو گئے۔ مشن کے قیام کے بعد وہاں پر رہائش اور دفتر کی عمارت نہ ہونے کی وجہ سے بہت مشکل تھی۔ کچھ عرصہ تو آپ افریقن آبادی میں کسی افریقن کے ساتھ اسکی "جھگی" میں رہتے رہے اور یہی ان کا مشن ہاؤس اور دفتر تھا۔ ان مشکلات کو حل کرنے کے لئے آپ کے ذہن نے عجیب طریق اختیار کیا۔ ایک بہت ہی باموقعہ جگہ پر ایک بڑی بلڈنگ جسکے دو دروازے تھے ان میں سے ایک دروازہ اور اسکے سامنے کی گلی آپ نے مالک مکان سے کرایہ پر حاصل کر لی۔ یقیناً یہ بھی آپ کے فن گفتگو کی مہارت کا ہی ثبوت تھا اور عام طور پر کوئی بھی اسطرح ایک حصہ کرایہ پر دینے کو تیار نہ ہوتا۔ اسی رستہ کے آخری حصہ کو آپ نے ہارڈ بورڈ اور ٹین وغیرہ کی مدد سے ایک چھوٹے سے کمرے کی شکل دے دی اور اس طرح زمبیا کے دارالخلافہ لاساکا میں ایک مرکزی اور باموقعہ جگہ پر ہمارا دفتر قائم ہو گیا خاکسار جب زمبیا گیا تو اس جگہ کے متعلق احباب بتایا کرتے تھے کہ بارش کے وقت مکرم شیخ صاحب کا بستر گیلا ہو جایا کرتا تھا مگر آپ پوری بشاشت سے کام کرتے رہے اور یہ جگہ آپ کی رہائش گاہ۔ دفتر بلکہ مہمان خانہ کے طور پر بھی استعمال ہوتی تھی۔

حافظہ اور یادداشت کے سلسلہ میں بھی آپ نے کچھ ایسی مشق کی ہوئی تھی کہ دیکھنے والے حیران ہو جاتے تھے۔ بتایا کرتے تھے کہ ایک جماعت میں رمضان میں نماز تراویح میں قرآن مجید سنانے کے لئے کوئی حافظ قرآن نہیں تھے۔ آپ نے یہ ذمہ داری اپنے اوپر لی اور روزانہ جتنا حصہ پڑھنا ہوتا تھا اسی دن یاد کر کے سنا دیا کرتے تھے۔ کچھ عرصہ آپ کو لاہور کے ایک کالج میں پڑھانے کا موقعہ ملا بعد میں جامعہ احمدیہ اور تعلیم الاسلام کالج میں بھی پڑھاتے رہے بتایا کرتے تھے کہ میں ہر لڑکے کو اس کا نام لے کر آواز دیا کرتا تھا گویا کلاس کے سب لڑکوں کے نام پہلے دن سے ہی یاد کر لیتے تھے اور انتظامی لحاظ سے اس کا بہت فائدہ ہوتا تھا اور طالبعلم بہت متاثر ہو جایا کرتے تھے۔

یادداشت کی بات پر ایک لطیفہ بھی یاد آگیا۔ محترم شیخ صاحب کچھ عرصہ کے لئے موروگورو مشن تشریف لے گئے جہاں ان دنوں مولانا رشید سرور صاحب خدمات بجا لا رہے تھے (سرور صاحب اب اللہ کو پیارے ہو چکے ہیں)۔ موروگورو سے واپس دارالسلام آنے سے قبل آپ برادرم مکرم افتخار ایاز صاحب کے ہاں بھی کچھ عرصہ رہے۔ وہاں سے دارالسلام تشریف لائے میں اپنے دفتر میں بیٹھا تھا محترم شیخ صاحب اپنی مخصوص نرم رفتاری سے کچھ عجیب انداز میں مسکراتے ہوئے آ رہے تھے ملتے ہی کہنے لگے۔

"انہوں نے تو میری جیبیں خالی کر دی ہیں" میں نے ان کو بتایا تھا کہ ان میں کچھ نہیں ہے پھر بھی وہ سب کچھ نکال کر لے گئے"، میرے پوچھنے پر بتایا کہ بس سے اترتے ہوئے بعض افریقن نوجوانوں نے میری جیبوں کا صفایا کر دیا۔ تنزانیہ میں ایسی باتیں ۱۹۷۰ء سے پہلے تو نہ ہونے کے برابر تھیں مگر آہستہ آہستہ وہاں پر بھی نام نہاد ترقی و تہذیب نے یہ گل کھلانے شروع کر دیئے تھے۔

جب چائے پانی پیش کرنے کے بعد ان سے نقصان کی تفصیلات معلوم کیں تو پتہ چلا کہ پینٹ کی ایک جیب میں اخبار الفضل تھا دوسری جیب میں سرور صاحب کا خط اور بعض دوسرے کاغذات تھے۔ ان کے علاوہ ۵۰ شلنگ بھی تھے۔ (پچاس شلنگ قریباً پچاس روپے۔ اس زمانے میں ہمارے ماہوار الاؤنس کی نسبت سے یہ اچھی خاصی رقم تھی) جب میں نے الفضل کے پرچے کو جیب میں رکھنے پر اپنی حیرانی و تعجب کا اظہار کیا تو کہنے لگے کہ اس میں مولانا سیفی صاحب کی ایک نظم چھپی تھی میں اسے پڑھ کر لطف اندوز ہو رہا تھا اور اسی وزن پر اشعار کہہ رہا تھا۔ اتفاق سے بس سٹاپ ہمارے مشن کے بالکل سامنے تھا۔ میں نے کہا کہ ہم وہاں چلتے ہیں اور یہ کہ مجھے امید ہے کہ آپ کی رقم تو نہیں مگر باقی تمام چیزیں مل جائیں گی وہ بہت حیران ہوئے بلکہ ان کے نزدیک یہ بات ناممکن سی تھی کہ اسطرح چوری کی چیز واپس مل جائے۔ بس سٹاپ پر اسجگہ جا کر جہاں شیخ صاحب بس سے اترے تھے۔ میں نے ادھر ادھر نظر دوڑائی تو رستہ سے تھوڑا ہٹ کر ایک جھاڑی کے پیچھے اخبار الفضل اور دوسرے کاغذات بکھرے پڑے تھے۔ ہم وہ چیزیں اکٹھی کر رہے تھے تو شیخ صاحب بڑی سادگی سے فرمانے لگے کہ انہیں کہیں کہ یہ غریب آدمی ہے اسکی رقم بھی واپس کر دیں بجائے حالانکہ اس وقت تک وہ نوجوان جنہوں نے یہ واردات کی تھی نجانے کہاں سے کہاں پہنچ چکے ہوں گے۔ جب ہم ملے جلے جذبات کے ساتھ دفتر میں پہنچے تو محترم ایاز صاحب نے فون پر بتایا کہ محترم شیخ صاحب کے تکیہ کے نیچے سے ۵۰ شلنگ ملے ہیں انہیں بتا دیں وہ فکر نہ کرتے رہیں...... اللہ تعالیٰ اس خادم سلسلہ کے درجات بلند فرماوے۔

بقیہ صفحہ ۴ سے آگے

رونما ہوا اور ناکام رہا اور حالات میں سرعت کے ساتھ تبدیلی آنے لگی۔ تو یقین کیا جاتا ہے کہ کیوبا کی مدد اور بھی کم ہو جائے گی۔ اگرچہ کیوبا نے کمیونسٹوں کی مدد کرنے سے ہاتھ نہیں کھینچا۔ اس نے دوسرے کمیونسٹ ملکوں سے مل کر انگولا حبشہ اور نکاراگوا میں اپنی فوجیں بھی بھیجی تھیں۔ اور باوجود انتہائی مشکلات کے یہ امداد فراہم کی تھی۔ ہوانا میں اب یہ تلقین کی جا رہی ہے کہ لوگ کاروں کی بجائے بائیسکل استعمال کریں بلکہ بسوں کی بجائے بھی بائیسکل ہی استعمال کریں اور ٹریکٹر چلانے کی بجائے بیلوں سے کام لیں۔ سوویت یونین کے ساتھ کیوبا کا جو چینی اور تیل کا آپس میں تعلق تھا خیال کیا جاتا ہے کہ وہ بھی اب قائم نہ رہ سکے گا۔ اب دیکھنے والی بات یہ ہے کہ کمیونسٹ ملکوں کی طرف سے امداد کم ہو جانے اور سب سے زیادہ کمیونسٹ ملک سوویت یونین کے حالات ابتر ہو جانے کے بعد کیوبا کیا صورت اختیار کرتا ہے کیا وہ اسی طرح کا کمیونسٹ رہے گا جس طرح آج تک رہا ہے یا اس کی پالیسیوں میں کوئی تبدیلی آئے گی۔ اور وہ جمہوریت کی طرف قدم بڑھائے گا۔ اس وقت اس بات کا بھی امکان ہے کہ امریکہ کیوبا پر اپنی نظریں لگائے اور اسے جلد یا بدیر جمہوریت کی طرف لانے کی کوشش کرے۔ آخر یہ تو وہ جانتا ہی ہے کہ کیوبا کو امداد کی ضرورت ہے۔ اگر کمیونسٹوں سے امداد نہیں ملے گی تو یقیناً جمہوری ملکوں کی طرف اس کا رجحان بڑھے گا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کس نے کیا کہا

جناب احمد ندیم قاسمی اپنے کالم روانِ دواں میں لکھتے ہیں :-

عقیدے کے لحاظ سے ہمارا یہ ایمان ہے کہ جو قوم راستے سے بھٹک جاتی ہے، بے ضمیر اور غیر ذمہ دار ہو جاتی ہے، اپنی منزل یا نصب العین کا تعین نہیں کرتی، لوٹ مار، قتل و غارت، بے انصافی، ظلم اور نفرت کی سوداگری جس کا شعار ہو جاتا ہے اور جس کے معاشرے میں ان سب برائیوں کو برائیاں نہیں سمجھا جاتا بلکہ وہ روزمرہ کا معمول اور کلچر کا ایک حصہ بن جاتی ہیں۔ وہ قوم یا تو صفحہ ہستی سے مٹ جاتی ہے اور یا اس پر کوئی طاقتور اور ظالم حکمران مسلط کر دیا جاتا ہے۔

نیو ورلڈ آرڈر کیا ہے؟ اس پر غور کرنے کے لئے ہمیں قوانین فطرت کے طبعی اصولوں کا جائزہ لے کر اس کا تجزیہ کرنا ہوگا۔ ہماری زبان میں ایک مشہور محاورہ ہے "جس کی لاٹھی اس کی بھینس" اس کی عملی شکل کو ہم ناپسند کرتے ہیں اور جہاں اس پر مجموعی یا انفرادی طور پر عمل ہو رہا ہو تو ہم اسے نفرت یا ناپسندیدگی کی نظروں سے دیکھتے ہیں اور ہم چاہتے ہیں کہ ایسا نہیں ہونا چاہئے لیکن جو محقق علم الحیات کا علم رکھتے ہیں اور قوانین فطرت کا گہرا مشاہدہ کرتے رہتے ہیں ان کے نقطہ نظر سے جس کی لاٹھی اس کی بھینس یعنی مائٹ از رائٹ کا قانون بالکل عین فطرت کے مطابق ہے۔ وہ اسے قابل نفرت یا ناپسندیدگی کی نظروں سے نہیں دیکھتے بلکہ فطرت کے بنائے ہوئے اٹل اور ٹھوس اصولوں میں سے ایک اٹل اصول اور ٹھوس قوانین فطرت میں سے ایک ٹھوس قانون سمجھتے ہیں۔ جو لوگ اسے جنگل کا قانون سمجھتے ہیں یا کہتے ہیں وہ یہ نہیں جانتے کہ فطرت نے جو قوانین جنگل میں لاگو کر رکھے ہیں بالکل وہی قوانین انسانی سوسائٹی پر بھی لاگو ہیں اور ہمیشہ لاگو رہیں گے۔ ان قوانین کی روک تھام، خاتمہ یا ان سے فرار ہمارے بس کا روگ نہیں۔ اس سے بچنے کا صرف اور صرف یہی ایک طریقہ ہے کہ آپ اپنے آپ کو طاقتور بنائیں اور وہ آپ اسی صورت میں بن سکتے ہیں جب آپ اپنا محاسبہ کر کے اپنی کمزوریاں اور خامیاں دور کریں۔ جہالت، توہم پرستی اور فرسودہ خیالات سے چھٹکارہ حاصل کریں۔ سائنسی علوم کو محدود کر کے اور پھر ان محدود علوم کو بھی سنسر کر کے تعلیمی نصاب میں پیش کرنا بند کریں۔ تشکک اور تحقیق کو عام کریں اور تحقیق کے نتیجہ میں جو سچائی سامنے آئے اسے کھلے دل اور کھلے ذہن سے تسلیم کرنے میں اپنی عار یا سبکی محسوس نہ کریں۔

اظہار رائے کی مکمل یعنی کھلی آزادی ہو اور بڑی سے بڑی سچائی پر بھی شک کرنے اور اس پر تحقیق کرنے کی اجازت ہو اور خاص کر سائنس اور ٹیکنالوجی میں کمال حاصل کر کے ترقی یافتہ اقوام کی صف میں شامل ہوا جائے۔ یعنی لاٹھی والے بنیں، بھینس نہ بنیں۔ لیکن یہ سب خوش فہمی ہے۔ ہمارے ملک میں جو سیاسی اور سماجی نظام رائج ہے اس پر ایسے لوگوں کی گرفت چلی آرہی ہے جو یہ ہرگز نہیں چاہتے کہ عوام کی اکثریت تعلیم حاصل کر کے باشعور ہو جائے۔ وہ عوام کو ہر طریقے سے اصل حقائق سے لاعلم رکھنا چاہتے ہیں۔ عوام کو زیادہ سے زیادہ جاہل، ان پڑھ اور توہم پرست ہونا حکمرانوں کی اشد ضرورت اور نعمت ہے کیونکہ ہمارے نظام حکومت کا جمود، معاشی و سماجی استحصال، ناانصافیاں، لوٹ کھسوٹ، اقربا پروری سیاست پر پیشہ ور سیاسی خاندانوں کی اجارہ داری کی وجہ سے سیاست دانوں کا بار بار ہر الیکشن کے بعد چہرے بدل بدل کر اسمبلیوں میں پہنچنا، مراعات یافتہ طبقے کا ہر نئی آنے والی حکومت کا ساتھ دے کر ان سے مزید زیادہ سے زیادہ مراعات حاصل کر کے امیر سے امیر تر ہوتے رہنا جو پارٹی حکومت پر قابض ہو جائے اس کا اپنے آپ کو محب وطن ثابت کرنا اور ذرائع ابلاغ پر مکمل کنٹرول حاصل کر کے اپوزیشن پارٹیوں کو ملک دشمن اور غدار ثابت کرنا، ان کی کردار کشی کرنا اور عوام کو جن کی اکثریت ان پڑھ ہے۔ انہیں بار بار شیشے میں اتار کر اور ان سے ووٹ حاصل کر کے ایوان اقتدار تک جا پہنچنا.... یہ ایک ہی ڈرامہ بار بار دہراتے ہیں وہ اس لئے کامیاب ہو جاتے ہیں کہ عوام کی اکثریت کو ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت جاہل، ان پڑھ اور توہم پرست رکھا گیا ہے اور ان کی توہم پرستی کو قائم و دائم رکھنے کے لئے حکمران بذات خود سرکاری سطح پر توہم پرستی میں عملی حصہ لیتے ہیں ہر آنے والی نئی حکومت جو ہماری کم شرح خواندگی کا رونا رو کر اس شرح خواندگی کا فیصد بڑھانے کا جو عزم ظاہر کرتی ہے وہ سب دکھاوا ہے۔ شرح خواندگی نہ وہ بڑھانا چاہتے ہیں اور نہ ہی کبھی بڑھائیں گے۔ بھلا اپنے پاؤں پر کلہاڑی کون مارتا ہے۔ ہمارے حکمران ایٹم بم سے اتنا نہیں ڈرتے ہوں گے جتنا وہ خواندگی کے بم سے ڈرتے ہیں۔ وہ اس لئے کہ ہمارا حکمران طبقہ اور دیگر تمام مذہبی و سیاسی جماعتیں سب کی سب یہ حقیقت اچھی طرح جانتی ہیں کہ ہمارے عوام کی اکثریت دوسرے ترقی یافتہ ممالک کی طرح اگر خواندہ یعنی پڑھی لکھی ہو گئی تو ان کے لئے ایک قیامت آجائے گی۔ عوام میں اچھے برے کی تمیز اور انتخابی سماجی اور سیاسی شعور پیدا ہو جائے گا۔ ایک ذہنی انقلاب برپا ہو جائے گا۔ ایوان اقتدار میں زلزلہ آجائے گا۔ جس سے بڑے بڑے مضبوط ستون زمین بوس ہو جائیں گے عوام کو بیوقوف بنانے کے مندرجہ بالا طور طریقے بند ہو جائیں گے۔ جاگیردار، وڈیرہ شاہی اور مراعات یافتہ طبقوں کو جوڑے اکھاڑ کر پھینکنے والے متوسط اور غریب طبقے کے لوگ اسمبلیوں میں پہنچ جائیں گے۔

دراصل ہماری گاڑی کا ریورس گیئر لگا ہوا ہے اور گاڑی بھی وہ جس کی کوئی منزل مقصود نہیں۔ تعلیمی نظام اور تعلیمی نصاب ایسا ہے کہ اچھے خاصے پڑھے لکھے بی اے یا ایم اے پاس حضرات کوئی جنرل نالج اور سائنسی معلومات نہیں رکھتے۔ تعلیمی معیار گرتا جا رہا ہے اوپر سے ہمارے ذرائع ابلاغ نے ساری قوم کو اس زعم یا غلط فہمی میں مبتلا کر رکھا ہے کہ پوری دنیا کی اقوام میں ہم جیسی اعلیٰ و ارفع اور بلند مرتبے والی اور کوئی قوم نہیں۔ ہمارے رہبروں اور دانشوروں میں آج تک کوئی ایسا پیدا نہیں ہوا جو جرأت کر کے قوم کو اس کی برائیوں، خامیوں، کوتاہیوں اور محرومیوں سے آگاہ کرتا رہے، ذہنی اور فکری پسماندگی کا احساس دلا کر اس کی نشاندہی کرتا رہے اور قوم کو خود پسندی اور غلط فہمیوں کے خواب سے جگا سکے اور یہ ثابت کرے کہ ہم اقوام عالم کی برادری میں بہت ہی پیچھے رہ گئے ہیں۔ ہم نے بہت وقت ضائع کیا ہے۔ ہم نے ابھی بہت کچھ کرنا ہے اور ہمارا قابل احترام پرچم دوسرے ملکوں کا احترام کرتے کے لئے بنا ہے، قدیم زمانے کی طرح دوسرے ملکوں پر قبضہ کر کے اس پر لہرانے کے لئے نہیں بنا بلکہ ہمیں اس پرچم کو ترقی اور خوشحالی کا پرچم بنا کر اپنے ملک کے ہر گھر پر لہرانا ہے، کابل، دہلی اور ماسکو پر نہیں۔ ہمیں دوسروں کی سرحدوں کا احترام کرنا ہے۔ ہمارے سیاسی رہنماؤں اور کچھ دانشوروں نے پوری قوم کو پچھلے چوالیس سال سے خوش فہمی اور خود پسندی کی افیون کا کچھ ایسا عادی بنا دیا ہوا ہے کہ کوئی بھی اجتماعی یا انفرادی طور پر نکتہ چینی یا تنقید پسند نہیں کرتا۔ تنقید کرنے والا قومی غدار یا مشکوک فرد سمجھا جائے گا اور غیر ملکی ایجنٹ قرار پائے گا۔ ذرائع ابلاغ بھی صحیح تنقیدی مضامین شائع کرنا یا نشر کرنا پسند نہیں کرتے۔ ایسے مضامین ردی کی ٹوکری میں ڈال دیئے جاتے ہیں۔ وہ اس لئے کہ ہمارے سیاسی رہنما اور عوام دونوں جس پرکشش خواب کو دیکھنے میں محو ہیں اس سے چونک کر وہ جاگنا نہیں چاہتے۔ وہ خوابوں اور خیالوں ہی میں سائنسی اور ٹیکنالوجی کی بلندیوں کو چھو کر جرمنی، جاپان اور جنوبی کوریا کی سطح کی قوم بن جانا چاہتے ہیں، یعنی وہ ممالک جن کی ترقی کی گاڑی کئی سو کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے دوڑی چلی جا رہی ہے اور ہم ان کی ترقی کی رفتار کے مقابلے میں ایک سائیکل پر سوار ہیں اور پر امید ہیں کہ ایک دن ایسا آئے گا کہ ہم ان کی گاڑی تک پہنچ جائیں گے!

(روزنامہ جنگ ۱۴ ستمبر ۱۹۹۱ء)

قراردادِ تعزیت

جماعت احمدیہ بھیرہ کے جملہ اراکین کوئٹہ کی سرکردہ شخصیت جناب ملک خالد الٰہی اعوان ایڈووکیٹ کے بہیمانہ قتل پر گہرے رنج و غم اور دکھ کا اظہار کرتے ہیں اور موصوف کی بیوہ بچوں۔ بہنوں اور تمام رشتہ دار اور عزیزان سے اظہار افسوس کرتے ہوئے دعاگو ہیں کہ اللہ تعالیٰ موصوف کو جو اپنے عزیزوں اور دیگر بے آسرا خاندانوں کے کفیل تھے۔ اپنی جوارِ رحمت میں جگہ دے اور تمام لواحقین کو اس سانحہ جانکاہ پر صبر جمیل عطا فرمائے۔

(صدر جماعت احمدیہ بھیرہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ کا خط ملا

مکرم میجر (ریٹائرڈ) اسلم حیات خان صاحب راولپنڈی لکھتے ہیں

حضور اقدس کی خدمت عالیہ میں دوست اکثر دعا کے لئے خطوط ارسال کرتے رہتے ہیں اور سب دوستوں کو خطوط کے جواب بھی آتے ہیں اور حضور اقدس امام جماعت احمدیہ الرابع کی دعائیں اللہ تعالےٰ قبول فرماتا ہے۔ جس کے خاکسار کو ذاتی تجربات بھی ہیں ابھی حال ہی میں حضور اقدس نے جلسہ سالانہ لنڈن میں مورخہ ۲۸ جولائی کو اپنی تقریر میں دعاؤں کے اثرات کے متعلق چند مثالیں بیان فرمائی تھیں اور اس میں ایک مثال قبولیت دعا کی جرمنی کی ایک خاتون کے متعلق تھی جس میں حضور اقدس نے خاتون کا نام نہیں لیا تھا۔ اس کا اصل واقعہ یہ ہے کہ خاکسار کی چھوٹی بیٹی امۃ المتین اہلیہ عزیزم احسان اللہ صاحب واہلبر کے ہاں اللہ تعالیٰ نے ایک بچی عطا فرمائی یہ خاکسار کی بیٹی عرصہ دو سال سے سویڈن میں رہائش پذیر ہے اور شادی کی منظوری بھی حضور اقدس نے عزیزم احسان اللہ سے سویڈن میں ملاقات کے بعد دی تھی۔ بچی کی پیدائش کے وقت عزیزہ سخت بیمار ہو گئی۔ ڈاکٹروں کی ہدایت کے مطابق سویڈن کے ایک ہسپتال میں داخل کر دی گئی۔ لیکن خون اس قدر بہہ گیا کہ ڈاکٹر بھی پریشان ہو گئے۔ انہوں نے اپریشن بھی کیا۔ اور یہ بھی کہہ دیا کہ اگر مریضہ ۳۶ گھنٹے تک ہوش میں آگئی تو بچ سکتی ہے۔ ورنہ جان کا سخت خطرہ ہے۔ ۳۲ گھنٹے بیہوشی کی حالت میں گذر گئے اور ڈاکٹروں نے لاعلاج قرار دے دیا۔ خاکسار کو بھی سویڈن سے بیماری کی باقاعدگی سے روزانہ ٹیلیفون پر اطلاع آتی تھی دعا کے لئے حضور اقدس کی خدمت میں خطوط ارسال کرتا رہا۔ جب مریضہ کی حالت خطرناک حد تک پہنچ گئی تو خاکسار کی بڑی بیٹی آصفہ جو کہ عزیزم کلیم احمد کی اہلیہ ہیں اور عرصہ ۸ سال سے جرمنی میں رہائش پذیر ہیں۔ سخت گھبرا گئی اور حضور اقدس کی خدمت میں لنڈن ٹیلیفون کیا کہ اس کی عزیزہ سویڈن میں سخت بیمار ہو گئی ہے۔ ڈاکٹروں نے ایک طرح سے جواب ہی دے دیا تھا۔ پوری تفصیل حضور اقدس کی خدمت میں بیان کی کہ ڈاکٹر نے ۳۶ گھنٹہ تک کہا تھا کہ اگر ہوش میں آگئی تو زندگی کی اُمید ہو سکتی ہے لیکن ۳۲ گھنٹہ گذرنے کے بعد بھی ہوش نہیں آیا۔ حضور اقدس نے تقریر میں فرمایا ہے کہ خاتون جس نے جرمنی سے ٹیلیفون کیا تھا۔ سخت گھبرائی ہوئی تھی اور ٹھیک طرح بات بھی نہیں کر سکتی تھی۔ حضور اقدس نے اُسے تسلی دی کہ "آپ گھبرائیں نہیں۔ کچھ بھی نہیں ہوگا اور تمہاری عزیزہ تندرست ہو کر گھر جائے گی"۔ جس وقت خاکسار کی بیٹی آصفہ نے حضور اقدس سے ٹیلیفون پر دعا کی درخواست کی اس کے فوراً بعد خاکسار کو راولپنڈی میں ٹیلیفون کیا کہ حضور اقدس سے ٹیلیفون پر دعا کی درخواست ہو گئی ہے۔ گو امۃ المتین ۳۲ گھنٹہ گذرنے کے بعد بھی ہوش میں نہیں آئی۔ لیکن حضور اقدس نے فرمایا ہے کہ مت گھبراؤ کچھ نہیں ہوگا اور تندرست ہو کر گھر جائے گی۔ خاکسار کو بھی تسلی ہو گئی کہ اللہ نے چاہا تو حضور اقدس کی دعا سے اللہ تعالےٰ ضرور امۃ المتین کو شفا بخشے گا۔ اس کے دوسرے روز خاکسار کو جرمنی اور سویڈن سے ٹیلیفون پر اطلاع ملی کہ حضور اقدس سے لنڈن میں ٹیلیفون پر بات ہونے کے ایک گھنٹہ بعد امۃ المتین نے آنکھیں کھولیں اور اشارے سے ڈاکٹر سے پانی مانگا۔ معالج نے جو کہ بالکل عزیزہ کی زندگی سے مایوس ہو چکا تھا۔ فوراً عزیزہ کو پانی پلایا اور دوسرے ڈاکٹروں کو بلایا کہ مریضہ کو ہوش آچکی ہے۔ حالانکہ اس کی زندگی اور موت میں دو گھنٹہ کا وقفہ تھا ڈاکٹروں نے عزیزم احسان اللہ جو کہ پاس کھڑا تھا اسے کہا کہ یہ ایک معجزہ ہے کہ اس کی جان بچ گئی ہے۔ اس سے پہلے عزیزہ آصفہ نے جرمنی سے سویڈن میں ڈاکٹر کو ٹیلیفون پر بتا دیا تھا کہ اس کی اپنے پیارے امام حضرت مرزا طاہر احمد امام جماعت احمدیہ الرابع سے ٹیلیفون پر لنڈن میں دعا کی درخواست ہو گئی ہے۔ اللہ نے چاہا تو امۃ المتین تندرست ہو جائے گی۔ اس کے ایک ہفتہ کے بعد عزیزی امۃ المتین مریضہ نے خاکسار سے ٹیلیفون پر خود راولپنڈی میں سویڈن سے بات کی: "کہ ابا جی حضور کی دعا کے نتیجہ میں اللہ تعالےٰ کے فضل وکرم سے میں بالکل ٹھیک ہو گئی ہوں" اور آج ڈاکٹر صاحب نے ہسپتال سے فارغ کر دیا ہے۔ خاکسار نے اسی وقت شکرانہ کے نفل ادا کئے اور اللہ تعالےٰ کے حضور اپنے پیارے آقا کی درازیٔ عمر اور صحت والی زندگی کے لئے دعا کی ہے

غیر ممکن کو یہ ممکن میں بدل دیتی ہے
اے مرے فلسفیو زورِ دعا دیکھو تو

اطلاعات واعلانات

درخواست دعا: مکرم حکیم محمود احمد صاحب شورکوٹ شہر کی والدہ محترمہ۔ ہمشیرہ صاحبہ اور بچے عرصہ دراز سے مختلف بیماریوں میں مبتلا ہیں اور موصوف خود بھی عارضہ قلب کی وجہ سے بیمار ہیں۔

○ محترم چوہدری محمد عبد الغنی صاحب ایڈووکیٹ علیل ہیں۔

○ محترم ماسٹر منیر احمد صاحب اور ان کے بھانجے بیمار ہیں۔

○ مکرم شیخ داؤد احمد صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ خاکسار کے بھائی مکرم شیخ لقمان احمد صاحب ولد مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب دار العلوم غربی کا فضل عمر ہسپتال ربوہ میں اپینڈکس کا اپریشن ہوا ہے اپریشن خدا کے فضل سے کامیاب ہوا ہے لیکن کمزوری تاحال باقی ہے۔

○ مکرم بشیر الدین احمد خاکی صاحب اسلام آباد عرصہ دو ماہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ اب پہلے سے بہت افاقہ ہے۔

احباب ان کی کامل شفایابی اور درازیٔ عمر کے لئے دعا کریں۔

قارئین کرام سے گزارش ہے کہ تمام ایسے احباب کے لئے جو پریشانیوں اور مشکلات کے دور سے گذر رہے ہیں دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ ان کی پریشانیاں اور مشکلات دور کرے۔ (ادارہ)

سانحہ ارتحال: مکرم طارق سہیل صاحب کی خوشدامنہ جو مکرم سمیع اللہ ملک صاحب کی اہلیہ تھیں۔ ۶ ستمبر ۹۱ء کو جرمنی میں وفات پا گئی ہیں۔ ان کی میت چند روز تک پاکستان لائی جا رہی ہے۔

○ مکرم عبد الحکیم خان صاحب ریٹائرڈ وائس پریذیڈنٹ یونائیٹڈ بینک لمیٹڈ کراچی بعمر ۶۵ سال دل کا دورہ پڑنے سے ۲۱ اگست ۹۱ء بروز بدھ وفات پا گئے آپ محترم مولوی حکیم انوار حسین صاحب شاہ آبادی یو۔ پی انڈیا (جنکو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ۳۱۳ ساتھیوں میں شمولیت کا فخر حاصل تھا) کے پوتے تھے

احباب ان کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا کریں۔

اعلان نکاح: مکرم خواجہ ظفر احمد صاحب ابن میاں غلام احمد صاحب امیر ضلع گوجرانوالہ کا نکاح ہمراہ عزیزہ فریحہ کوثر رحمٰن بنت سیٹھی ولی الرحمٰن صاحب جہلم مبلغ پچاس ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم منیر الدین احمد صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ جہلم نے بیت الحمد جہلم میں مورخہ ۲۳ اگست ۹۱ء بعد از نماز جمعہ پڑھا۔

○ مکرم محمد ایوب خان صاحب جاوید آف جرمنی ابن مکرم راجہ محمد عبد اللہ خان صاحب کارکن خلافت لائبریری کا نکاح عزیزہ کلثوم اختر صاحبہ بنت مکرم راجہ عبد العزیز خان صاحب اکاؤنٹنٹ جامعہ احمدیہ کے ہمراہ مبلغ تیس ہزار روپے حق مہر پر مکرم مولانا محمد دین صاحب مربی سلسلہ نے مورخہ ۷ جولائی ۹۱ء بعد نماز عصر بیت الخلیل دار العلوم غربی میں پڑھا۔

احباب ان سب رشتوں کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کریں۔

حبوبِ مفیدِ اٹھرا
HABOOB-I-
MUFEED-I-ATTHRA
۲۰ گرام ۱۵/- روپے
۶۰ گرام ۴۵/- روپے
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نظارتِ تعلیم کے اعلانات

اعلان داخلہ

گریجوایٹ سکول آف مینجمنٹ اینڈ کمپیوٹر سائنسز ۲۹۔ سی۔ آئی گلبرگ III لاہور نے مندرجہ ذیل کورسز میں داخلے کا اعلان کیا ہے۔ داخلہ فارم پراسپیکٹس ادارہ ہذا کے ایڈمشن انچارج سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ ۳۰ ستمبر ۱۹۹۱ء ہے

کورسز:

۱۔ ایم بی اے دو سالہ پروگرام
۲۔ بی بی اے دو سالہ پروگرام
۳۔ بی۔ سی اے دو سالہ پروگرام

مزید تفصیلی معلومات کے لئے روزنامہ "ڈان" (DAWN) مورخہ ۹ ستمبر ۱۹۹۱ء ملاحظہ فرمائیں۔

اعلان برائے طلباء و طالبات

آپ کو کوئی تعلیمی مسئلہ تو درپیش نہیں۔ براہ کرم اس سلسلہ میں نظارت تعلیم سے رابطہ کریں۔

اعلان برائے طلبہ

وہ تمام احمدی طلبہ جنہوں نے امسال بی۔ اے / بی۔ ایس۔ سی سپلیمنٹری امتحان پاس کر لیا ہے۔ مزید تعلیم کے سلسلہ میں رہنمائی کے لئے فوری طور پر نظارت تعلیم سے رابطہ کریں۔ اپنے رزلٹ کارڈ نمبروں کی تفصیل / سند ہمراہ لائیں۔

سیکرٹریانِ تعلیم متوجہ ہوں

تمام جماعتوں کے سیکرٹریان تعلیم کی اطلاع کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ وہ جب بھی ربوہ تشریف لائیں نظارت تعلیم سے ضرور رابطہ کریں نیز بذریعہ خطوط بھی رابطہ کریں۔

(ناظر تعلیم)

بقیہ: صدا سے آگے

جس نے تم پر ظلم کیا۔ مقابلہ میں بدلہ لیتے وقت تم نے بھی ظلم کر دیا اور اس کی حق تلفی کر دی۔ خدا نے اس کی اجازت نہیں دی۔ تم بدلہ لیتے وقت یہ خیال رکھو کہ اگر کسی کی اصلاح کی امید ہو تو اپنا حق چھوڑ کر بھی اس شخص کی اصلاح کی کوشش کرو۔ تم کسی کی خوشی اور سکھ کے لئے اپنے حق کی قربانی دے دو۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۵ نومبر ۱۹۷۴ء)

"یاد رکھو کہ اخلاق کی درستی بہت ضروری چیز ہے۔ کیونکہ نیکیوں کی ماں اخلاق ہی ہے۔" (حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ)

کراچی میں معیاری سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
الکریم جیولرز
بازار فیصل کریم آباد (چورنگی) کراچی
فون ۶۸۵۵۱۱
پروپرائیٹرز
میاں عبداللطیف شاہکوٹی اینڈ سنز

ملکی خبریں

○ وزیراعظم نے اپوزیشن کو مذاکرات کی پیشکش کرتے ہوئے کہا ہے کہ اپوزیشن غیر جمہوری طرز عمل چھوڑ دے تو بات چیت ہو سکتی ہے ایسے حالات میں جب وہ اسمبلیوں کو بوگس کہیں اور جمہوری اداروں کا مذاق اڑائیں تو ہم کیسے بات کر سکتے ہیں۔

○ پاکستان نے اسلامی مشترکہ منڈی اور ریزرو بینک کے قیام کی تجویز پیش کر دی ہے۔ یہ تجویز صدر مملکت نے ایرانی پارلیمنٹ کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے پیش کی انہوں نے کہا کہ دنیا کی آدھی آبادی اور رقبہ اسلامی دنیا پر مشتمل ہے۔ دنیا کا آدھا تیل اور چالیس فیصد خام مال اسلامی ممالک سپلائی کرتے ہیں اس کے باوجود مجموعی قومی پیداوار میں عالم اسلام کا حصہ صرف ساڑھے چار فیصد ہے اور پوری اسلامی دنیا سب سے کم ترقی یافتہ ممالک پر مشتمل ہے۔

○ سابق وزیر خارجہ مسٹر آغا شاہی نے کہا ہے کہ سوویت یونین میں تبدیلیوں کے بعد حالات اب مجاہدین کے حق میں ہو گئے ہیں۔

○ سرگودھا میں نامعلوم افراد نے جامعہ ضیاء العلوم کی لائبریری کو آگ لگا دی پانچ لاکھ روپے مالیت کی کتب جل گئیں۔

○ خصوصی عدالت نے صدر اور وزیراعظم کی بطور گواہ عدالت میں طلبی کی بے نظیر کی درخواست مسترد کر دی ہے۔ محترمہ بے نظیر کی طرف سے شدید علالت کا سرٹیفکیٹ عدالت میں پیش کر دیا گیا۔

○ جہانگیر خان نے پاکستان اوپن سکواش عالمی نمبر ایک جان شیر خان کو ہرا کر جیت لی ہے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو طبی معائنہ کروانے کے لئے امریکہ چلی گئی ہیں۔ وہ امریکہ میں علاج کے علاوہ فرن ہل کالج میں خطاب بھی کریں گی۔ اس تقریب میں سابق امریکی صدر ریگن اور سابق برطانوی وزیر اعظم مارگریٹ تھیچر کو بھی خطاب کی دعوت دی گئی ہے۔ وہ سب سے زیادہ قبولیت کا یونی فیم ایوارڈ بھی حاصل کریں گی۔

○ پاکستان کمیونسٹ پارٹی کے جنرل سیکرٹری اور پرانے کمیونسٹ لیڈر جام ساقی نے کمیونسٹ پارٹی چھوڑ دی ہے۔

○ حکومت پنجاب نے فنانس کارپوریشنوں کے کھاتہ داروں کو رقوم واپس دلانے کی غرض سے دو آرڈی ننس جاری کر دیئے ہیں۔

غیر ملکی خبریں

○ کابل انتظامیہ کے سربراہ صدر نجیب اللہ نے کہا ہے کہ پاکستان کو بھی اسلحہ کی فراہمی بند کر دینے کے معاہدے میں شریک ہو جانا چاہئے۔ بی بی سی کو انٹرویو دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ مجاہدین سے جنگ جاری رہے گی۔ امریکہ اور روس کا حالیہ معاہدہ جنگ کی صورت حال پر اثر انداز نہیں ہوگا۔

○ کشمیری حریت پسندوں کے ساتھ جھڑپوں میں ۱۰ بھارتی فوجی ہلاک اور ۱۹ زخمی ہو گئے۔ بارہ مولا میں پٹن کے مقام پر فوجی قافلے پر حریت پسندوں کے حملے کے دوران ایک فوجی کپتان بھی مارا گیا۔ اس کے علاوہ ۱۴ شہری شہید ہو گئے جب کہ ۴۰ کو گرفتار کر لیا گیا۔

○ سوپور کے علاقے میں بھارتی فوج پر زہریلے سانپوں نے حملہ کر دیا جس کے نتیجے میں ۱۵ بھارتی فوجی ہلاک ہو گئے سانپوں کی یلغار دیکھ کر بھارتی فوجی سراسیمگی کی حالت میں اسلحہ چھوڑ کر بھاگ گئے۔

○ اقوام متحدہ کا ۴۶ واں سالانہ سیشن ۱۷ ستمبر سے نیویارک میں شروع ہو رہا ہے۔ جنرل اسمبلی کے اجلاس میں ۱۵۹ رکن ملکوں کے وفود شامل ہوں گے۔

○ یوگوسلاویہ میں خانہ جنگی کے دوران وفاقی فوج نے جمہوریہ سربیا کے ۱۰۰ فوجی ہلاک کر دیئے۔ سربیا کے دستوں نے نیشنل گارڈز کے ۴۰۰ رضاکاروں کو گرفتار کر لیا۔

○ بھارتی پنجاب میں سکھوں اور پولیس میں جھڑپوں کے نتیجہ میں ۱۰ افراد ہلاک ہو گئے۔ ہلاک ہونے والوں میں دو پولیس آفیسر ایک ٹرانسپورٹ آفیسر اور دو دیگر اہلکار بھی شامل ہیں۔

○ بھارت کے آسام کے صوبے میں انتہا پسند گروپ الفا کو کچلنے کے لئے فوج طلب کر لی گئی ہے۔